

[illegible]

[illegible]



ای زہے شان قدرت باری
کی سب پہ پہونچیہ کیسی گلکاری

عقل انسان کو عنایت کی
اُسنے توفیق دی ہدایت کی

در نعت

انبیا ہین چراغ راہ نجات
بحر فیاض رحمت و خیرات

اصفیاے خدا سے سرور ہین
خاتم الانبیا محمد ہین

اشرف المرسلین امام ورا
محرم سر حق شہ دوسرا

تھے عرب بدعت و ضلالت بیچ
ظلمت نخوت و جہالت بیچ

خالق کل کو مانتے ہی نہ تھے
اپنے مالک کو جانتے ہی نہ تھے

نا حق بتو نسے تھا معمور
منزلون راہ راست سے تھے دور

پر سوا انکو سمجھایا سعی فرمائی
حق و باطل کی راہ دکھلائی

لاے خالق کے پاس سے قرآن
فصحا سن کے ہو گئے حیران

سے ملکے ہر چند سعی و کوشش کی
ایک سورہ نہ لا سکا کوئی

حجت اللہ ابلغ البلغا
آیت اللہ افصح الفصحا

مدتون دین حق کی دعوت کی
حکم معبود کی اشاعت کی

پھر ایا تھا دو نمین بغض رسول
آے پرخاش پر عرب کے جہول

پھر تو اسلام کی کھچی شمشیر
تھوڑی مدت مین کرلیا تسخیر

نقش ہے دل پہ شرق سے تا غرب
خیبر و خندق و احد کی حرب

اُنپر اور اُنکی ال پر ہو مدام
اور اصحاب پر درود و سلام

التجا بدرگاہ خدا تعالیٰ

تیری رحمت وسیع ہے یا رب — مبتلائے گناہ ہیں ہم سب
عفو کر غافر الذنوب ہے تو — رحم کر ساتر العیوب ہے تو
بخشدے ہم گناہگاروں کو — عاصیوں کو سیاہ کاروں کو
اپنی رحمت سے عفو عصیان کر — مشکل مرگ و قبر آسان کر
ساتھ کوئی بجز گناہ نہیں — رحم فرما کہ زاد راہ نہیں
زندگی بھر کبھی نہ دھیان آیا — نفس خیرہ کبھی نہ شرمایا
معصیت مین کٹی ہے ساری عمر — رائگان ہی گئی ہماری عمر
نہ کیا کار خیر ایک نفس — نہ گئے قلب سے ہوا و ہوس
اپنے حق مین برا کیا ہمنے — وائی غفلت یہ کیا کیا ہمنے
اے دل اب کر تضرع و زاری — تاکہ نازل ہو رحمت باری
تو ہے یا رب مسبب الاسباب — کھولدے ہمپہ خیر کے ابواب
نفس بد سے بچا حمایت کر — ہمکو توفیق دے ہدایت کر
دل ترے ڈر سے دردناک رہے — سینہ بغض و حسد سے پاک رہے
چشم ہر وقت اشکبار رہے — تن مین بے چین جان زار رہے
دل پہ درد و دیدہ تر دے — تیرا سودا ہو جسمین وہ سر دے
سینہ پر نور عارفانہ کردے — ہر رگ و پے مین معرفت بھر دے
بطفیل رسول و آل رسول — یہ دعا عاصیون کی ہو مقبول
بار الٰہا زبان مین دے تاثیر — ہو دلون پہ اثر وہ دے تقریر
ہو موثر یہ سب نصیحت و پند — ہر جگہ خاص و عام کو ہو پسند

سب کا اسپر عمل رہے دنرات
ساتھ سبکے ہا مجھی بھی نجات

معذرت

سب کی خدمتمین التماس ہے یہ
کتب دین سے اقتباس ہے یہ
کوئی مضمون کسی پہ بار نہ ہو
حق پسند دن کو ناگوار نہ ہو
ہے یہ سب مقتضاے دلسوزی
کہ غرض ہے سعادت اندوزی
جو حقیقت مین ہو بجا بے جا
اُسکے اظہار مین تامل کیا
صاحبان بصیرت و حق بین
اسکو دیکھین درست ہے کہ نہین
اب ہے انصاف اس جگہہ مطلوب
ہو دکان کوئی بھی متاع ہو خوب
حرف گیری سے چشم پوشی ہو
اعتراضات سے خموشی ہو
کبھی ہوتی ہے غفلت انسان سے
کہ مرکب ہے سہو ونسیان سے
ہو نا ستی سید لولاک
ہو تخلق بہ خُلق ایزد پاک
ہے یہ مسئول اور یہی مامول
رکھکے منت کرین یہ عذر قبول

دربیان ترقی اسلام

عام حالات نظم کرتا ہون
درد سے آہ سرد بھرتا ہون
مین جو کہتا ہون اسکو سچ جانو
گوش دل سے سُنو مسلمانو
سب کو لازم ہے دین کا استحکام
چاہیئے کچھ حمیت اسلام
بیخبر کیون ہو ابتو ہوشیار
خواب غفلت سے جلد ہو بیدار
پچھلے حالات اپنے یاد کرو
دل مین مضبوط اعتقاد کرو
جب تلک حکم شرع جاری تھا
خوش تھے سب لوگ فضل باری تھا

ہر جگہ تھی حکومت اسلام
روز افزون تھی قوت اسلام

ہر طرف تھا بلند شام و پگاہ
نعرۂ لا الہ الا اللہ

سب یہ افضال حق تعالیٰ تھا
دین احمد کا بول بالا تھا

ہر جگہ دین کی اشاعت تھی
رونق جمعہ و جماعت تھی

بہر دین جوش جان نثاری تھا
اک مسلمان سو پہ بھاری تھا

علما سے بھرے تھے شہر و بلاد
مدرسے تھے علوم سے آباد

مسجد و تمکین وہ قرأت و ترتیل
وہ اقیموا الصلوۃ کی تعمیل

وہ نمازی وہ شرع کے پابند
اُنکے افعال تھے خدا کو پسند

فقرا پر تھا اغنیا کا کرم
جادۂ خیر سے ڈگا نہ قدم

رات دن تھی اطاعت معبود
تھی رضا جوئی خدا مقصود

سالک مسلک شریعت تھے
رہ روِ جادۂ اطاعت تھے

چست و چالاک تھے بہادر تھے
اسد بیشۂ تہور تھے

وہ خدائے کریم کی تائید
اور وہ کوشش رسول مجید

تھا زبردست لشکر اسلام
سر اُٹھاتا نہ تھا کوئی خود کام

سرکشون نے قبول دعوت کی
عجز ظاہر کیا اطاعت کی

خوف غالب تھا کج کلاہون پر
چھا گیا رعب پادشاہون پر

پہلوان آکے سامنے ہارے
دل لرزتے تھے خوف کے مارے

جب لڑے کہائی مشرکون نے شکست
لائے اسلام آفتاب پرست

پڑھتے تھے آکے مشرک و گمراہ
کلمۂ لا الہ الا اللہ

مرد و زن جوق جوق آتے تھے | کلمہ پڑھ پڑھ کے فیض پاتے تھے
تھوڑی مدت مین سب مثاب ہوے | دولت دین سے کامیاب ہوے
دین کی راہ ہوگئی روشن | جل گئے کفر و شرک کے خرمن
دیکھکر معجزۂ کتاب اللہ | آ گئے راہ راست پر گمراہ
فصحاے فصاحت قرآن | مان لی دلسے لائے سب ایمان
توڑ ڈالا بتون کو خوب کیا | سجدۂ غافر الذنوب کیا
شہرت اسلام کی ہوئی ہر جا | شام و مصر دین حلب بطحا
آتش گبر ہوگئی خاموش | روم و ایران کے ہوگئے گم ہوش
بت کدے سیکڑون خراب ہوے | مشرکین حاضر رکاب ہوے
بہرور شیخ و شاب ہوتے تھے | دین سے کامیاب ہوتے تھے
ہوگیا ہر گروہ دانشمند | حج و صوم و صلوۃ کا پابند
کرم خالق العباد ہوا | حق پرستون مین اتحاد ہوا
نخوت و کبر ہوگئے مفقود | بدعت و ظلم کا رہا نہ وجود
ہوگئے لوگ فضل حق سے نہال | دولت دین سے سب تھے مالا مال
تھے مساوی وہ سب وضیع و شریف | عبد و آزاد کیا قوی و ضعیف
علم اخلاق اور فن ادب | سیکھ کر ہوگئے مہذب سب
سب مطیع نبیؐ نماز گزار | عابد و متقی و شب بیدار
گرم بازار عدل و داد ہوا | یکقلم برطرف فساد ہوا
ہوگیا مشرکونکا استیصال | آگیا کفر و زندقہ پہ زوال

پھر تو باہم معاملات ہوئے — رہ روِ جادۂ نجات ہوئے

صاف دل پاک باطن و خوشباش — منکسر نفس خندہ رو بشاش

سالک راہ منزل تسلیم — ناسکِ منسکِ رضائے کریم

متواضع وفی حلیم و غیور — متحمل سخی صبور و شکور

مرد میدان کارزار دلیر — شیر جنگاہ صاحب شمشیر

صاحب معرفت ریاضت کش — طاعت ایزدی کے لذت چش

فارغ البال زیرک و خوش فکر — دلمیں یادِ اِلہ لب پہ ذکر

کی نبی نے یہ سعی تیرا سال — اکثر امین رہی جدال و قتال

جم گیا خوب پایۂ اسلام — ہوگیا دین حق کا استحکام

دین حق کا یہ بندوبست کیا — بُت پرستوں کو حق پرست کیا

ہوگیا فضل ایزد باری — ہر جگہ حکم شرع تھا جاری

وہ ترقیِ دولت و اقبال — مُلک آباد لوگ مالا مال

در بیان تنزل اسلام

اب تنزل کے بھی سنو اسباب — مُلک برباد اہل مُلک خراب

عشرت و عیش و راحت و آرام — لذت نفس و غفلتِ حُکام

خواہش نفس نے کیا مجبور — آخر کار ہو گئے مقہور

ظلم بڑھتے گئے فساد ہوئے — فتنہ و شور و شر زیاد ہوئے

چھا گئی خلق پر پریشانی — آ گئی بستیوں پہ ویرانی

رفتہ رفتہ یہ سب کا حال ہوا — لٹ گئے مُلک پائمال ہوا

سخت مجبور پادشاہ ہوئے
خاک مین مل گئے تباہ ہوئے

شغل لہو و لعب رہا ہر آن
ملک غفلت سے ہوگیا ویران

قوت فعل ہو گئے باطل
بعد پچتائے گر تو کیا حاصل

ہو گئی سلطنت تہ و بالا
نہ رہا کوئی پوچھنے والا

ستم زمانہ کے متصل سہلے
کسمین یہ ہوش تھا کہ کچھ دم لے

کیا پر آشوب ہوگیا تھا جہان
ایسی حالتمین علم و فضل کہان

سنگ آفت فلک نے برسائے
کسطرح بچتے لوگ دکھ پائے

چرخ نے ایسے تفرقے ڈالے
سبکو جانونکے پڑگئے لالے

کوئی مارا گیا لٹا کوئی
خویش و فرزند سے چھٹا کوئی

کیا خبر کسپہ ہو گئی بیداد
کون سنتا غریب کی فریاد

خون ناحق نے رنگ دکھلایا
دفعتہً ملک پر زوال آیا

کردیا اکثرون نے ترک وطن
پہنچا جسکو جہان ملا مامن

خانمان سے بچھڑ گئے اکثر
اہل دولت بگڑ گئے اکثر

مدتون ملک کا یہ حال رہا
مورد آفت زوال رہا

دشت پرخار نے ضیافت کی
فقر و افلاس نے رفاقت کی

ہوگئی پھر تو کثرت جہال
لیگیا اپنے ساتھ مال کمال

اب مجھے یہان کمال حیرت ہے
اُنکے اظہار کی ضرورت ہے

متفق ہے اِس امر پر جمہور
سب مین لاریب معترف بہ قصور

شرع کے ترک سے یہ حال ہوا
رفتہ رفتہ یومین زوال ہوا

ہوگیا سست دین ختم رسل | برکت سلب ہوگئی بالکل
ہنر و علم ہوگیا مفقود | باب خیرات ہوگیا مسدود
جانتے ہین یہ سب صغار و کبار | سو مین دو بھی نہین نماز گزار
ترک پابندی شریعت کی | چھوڑ دی راہ دین و ملت کی
اب کہان روزہ و نماز و زکات | کٹتی ہے لہو و لغو مین اوقات
متواتر ہے اب نزول بلا | حبس باران ہمیشہ قحط و وبا
جابجا ہے زیادہ فسق و فجور | رحم فرمائے سب پہ رب غفور
بڑھ گئی آفت و پریشانی | اب تو ہو توبہ و پشیمانی
کثرت اب ہو سیاہ کاری کی | ہے ترقی شراب خواری کی
مسجدین ہین پڑی ہوی سنسان | نظر آتا نہین کوئی انسان
قید سن شباب و شیب نہین | اب تو سیندھی شراب عیب نہین
فرض ہے حسب قول رب رؤف | نہی منکر سے امر بالمعروف
بھائیو ہمتون کو چست کرو | اپنے افعال کو درست کرو
خواب غفلت سے اب تو ہو ہشیار | چاہیے راہ نیک کی رفتار
اہل اسلام پہ تباہی ہے | دو جہان کی یہ روسیاہی ہے
ہنر و کسب و اکتساب نہین | عمل بد سے اجتناب نہین
بے کمالی سے ہو گئے تاراج | بزدل آوارہ مسرف و محتاج
خود سری نے فقط انھین مارا | ہین یہ محکوم نفس امارا
عقل کی انھین کوئی بات نہین | خیر کی جانب التفات نہین

غیرت و شرم و ننگ و عار نہیں
نفس خیرہ پر اختیار نہیں ہے

تا ہمیت نہیں کمال نہیں
بے کمالی پر انفعال نہیں

فکر ہے گر تو ہے خیال یہی
زندگانی کا ہے مآل یہی

چاہیے ہو ہاتھ میں آئین
خوب اُڑائیں انہیں ہنسیں کھائیں

اسلیے عزت و وقار نہیں
غیر قوموں میں اعتبار نہیں

کبر سے کار و بار دیکھ چکے
اپنا انجام کار دیکھ چکے

کوئی باقی نہیں رہی ذلت
خوب جھیلی مصیبت عسرت

مفت میں ملک و مال کھو بیٹھے
دین و دنیا سے ہاتھ دھو بیٹھے

کیوں گھر و نہیں نکمے بیٹھے ہو
چاہیے آپ اپنی قدر کرو

ایسا کرتا ہے کیا بھلا کوئی
سلطنت اپنے ہاتھ سے کھوئی

تم تو اشراف نادانی ہو
اُن بزرگوں کی تم نشانی ہو

اُنکا شکوہ کروں مجھے یہ بتاؤ
آپ مجھ دھار میں ڈبوئی ناؤ

علم حاصل کرو ہنر سیکھو
فن تحصیل مال و زر سیکھو

قوم کا باہم اتفاق رہے
ہر مسلمان چست و چاق رہے

تا ملے عزت اعتبار بڑھے
ہو فزوں دولت اقتدار بڑھے

گر وتم اپنا نفس امارا
شیر مارا تو تمنے کیا مارا

کارسازی میں اہتمام رہے
وہ کرو کام جس سے نام رہے

کسلیے کام کرتے ہو بیکار
کسلیے ہے ہمیشہ سیر و شکار

سب کو لازم ہے یہ اچھت نہیں
تا کہ دنیا و دین درست رہیں

[illegible]

مجلس مشورت بنائی جاتے — تا ہر اک امر خوب رونق پاتے

ہون سب ارکان زیرک و ہشیار — اہل فضل دکھالی و تجربہ کار

اہل صنعت کی قدردانی ہو — گرچہ کار گذاری پرانی ہو

اس سے ہمت بلند ہوتی ہے — آگے رونق دوچند ہوتی ہے

دربیان استعمال اشیای ملکی

ملکی اشیا کا ہو جو استعمال — پھر کبھی ملک پر نہ آئے زوال

یہان کی ہر شی کی ہو خریداری — منتفع ہو ہر ایک بیوپاری

لین نہ زنہار غیر ملک کی چیز — چاہیے اپنی نیک و بد مین تمیز

ہو جو بالالتزام پابندی — پھر تو ہو شہرت خردمندی

اسمین پوری جو کامیابی ہو — برطرف قوم کی خرابی ہو

غور سے اسکو دیدہ ور دیکھین — بچشم حق بین سے ایک نظر دیکھین

سہل ہے یہ تو کچھ نہین دشوار — ہمت اہل دول کی ہے درکار

کونسی چیز یہان نہین موجود — کونسا مال ہو گیا مفقود

ہمرو مشروع اطلس و مخمل — تاش کمخواب تافتہ ململ

نیز کرسی پلنگ جو کی تخت — ہر طرح کے ہین جنگلون مین درخت

اور اشیا کے بننے مین انواع — اکثر اقسام کے ہین یہان صناع

ایک زمانہ ہین جو امید فلاح — رہین حکام درپئے اصلاح

رات دن جابجا مہیا کام رہے — ایک مدت تک اہتمام رہے

چیدہ اشخاص اسمین ہین درکار — متدین شریف تجربہ کار

والی ملک کی حمایت ہو	امرا کی بھی کچھ عنایت ہو
طیب خاطر سے سبکو ہو منظور	ہون خردمند جا بجا مامور
اہل صنعت کو خوب ہو ترغیب	تا ہو ہر ایک امر کی تہذیب
رہے پابندی شریعت بھی	ہو بجا آوری طاعت بھی
تا ترقی ہو دین و دنیا کی	پھر نہ عسرت کا ہو کوئی شاکی
عیش و راحت مین زندگانی ہو	حق تعالیٰ کی مہربانی ہو
ہو ترقی دولت و اقبال	اہل اسلام سب رہین خوشحال

دربیان علاج بیماران

صحت جسم ہے مدار امور	ہو طبابت کا اہتمام ضرور
درس و تدریس طب کی ہو جاری	ہو بخوبی علاج بیماری
قدر ہو آزمودہ کارونکی	عقلمندون کی ہوشیارونکی
مفردات ادویہ ہون تازہ و پاک	ہو نہ آمیزش خس و خاشاک
کوئی بے امتحان کرے نہ علاج	کہ نہ بگڑے کوئی صحیح مزاج

مذمت لہو و لعب

عادت اختلاط بیجا ہے	کار دنیا نہ کار عقبا ہے
ہے ہنسی دل لگی مزاح کلام	محض بیکار صبح سے تا شام
پان حقہ کہین کہین افیون	قہقہونسے ہے گرم بزم جنون
ایک زمانہ کی ہوتی ہین باتین	یو ہین اکثر گزرتی ہین راتین
کہین افسانہ و حکایت ہے	کہین غیبت کہین شکایت ہے

کہین شغل پتنگ بازی ہے
کہین بیہودہ کارسازی ہے
گرم ہین پالیان بٹیرونکی
جنگ ہوتا ہاتھیونکی شیرون کی
پنڈو بنبوکا کوئی دیوانہ
کہین آراستہ مدک خانہ
رنگ زبادکے ہویدا ہین
ملکوتی صفات پیدا ہو ہین
کہین جلسہ ہے ناچ گانے کا
کہین مردنگ کے بجانے کا
کہین طبلہ پہ تھاپ پڑتی ہے
کہین غرفہ مین آنکھ لڑتی ہے
کہین ڈھولک ستار کی آواز
کہین دلکش ہے نغمۂ وساز
ایکطرف واہ واکی ہے صدا
ایکطرف وجد مین ہے سر ہلتا
کہین ملتی ہے داد سم سُر کی
کہین آواز ہے تمسخر کی
یہ کمالات ہین یہ جوہر ہین
اہل اسلام کیا ہنرور ہین
اسپہ شکوہ ہے تنگدستی کا
شور ہے انکی فاقہ مستی کا
واہ کیا خوب ہے لیاقت واہ
مرحبا آفرین بارک اللہ

مذمت اسراف و بدعت

شادیون مین ہر بدعت واسراف
مفلس و قرضدار ہین اشراف
کوئی گھر بیچ ورہن کرتا ہے
کوئی فاقون کے مارے مرتا ہے
قوم کا ہے ہرایک طرح ادبار
کیون نہو ہے یہ خوبی کردار
خرچ کرتے ہوسے نہ کی پروا
بعد اسراف نے کیا رسوا
کیون کرے کوئی ایسی نادانی
جس سے آخر کو ہو پشیمانی
اصل شادی ہر مرد وزن کا نکاح
اور سامان عیش جو ہو مباح

دی خوشی سے جہیز و زیور و مال ... حسب حیثیت و مناسب حال
جو ہے تقریب واہیات و فضول ... کیون کرے برخلاف شرع رسول
دولت و مال جسقدر ہو زیاد ... اہل حاجت کی اُس سے ہو امداد
وہ ضرر ہے تو یہ ہے نفع عظیم ... وہ خوشی دل کی یہ رضائے کریم
ورنہ عقلاً تو یہ نہین شادی ... ہے حقیقت مین خانہ بربادی
سب پہ ہے فرض امیر ہو کہ فقیر ... اتباع رسول رب قدیر
عمر بھر نفس کی اطاعت کی ... طاعت حق نہ ایک ساعت کی
کرکے دنیا مین چند روز بدی ... کھوئی ہاتون سے راحت ابدی
لوح دل پر سدا رہے لکھا ... قول خیر الامور اوسطہا

معاشرت نسوان

عورتون کی معاشرت کا طریق ... سخت بیجا ہے دے خدا توفیق
دست بردار ہین شریعت سے ... منحرف جادۂ اطاعت سے
حیرت انگیز ان کے سب حالات ... معصیت خیز منشاء بدعات
طاعت نفس کا ہے یہان دستور ... شرع کے برخلاف جملہ امور
کیا بُرا ہوگیا ہے رسم و رواج ... اہل اسلام ہوگئے تاراج
فوت ہوجائے طاعت باری ... پہ رہے رسم معصیت جاری
خوف دوزخ نہ شوق باغ جنان ... ہے جدا سب سے مذہب نسوان
نہین پروائے شرع خیر انام ... ہین قبائح محاسن اسلام
پیروی نفس کی ہے شام و سحر ... ہے بڑا عیب اطاعت شوہر

جابجا بزم ہے ہر جگہ سامان　　بڑھ گئی حد سے جرأت نسوان
ڈھیلی چھوڑی گئی جو ہے ڈوری　　روز ہوتی ہے اب ہوا خوری
نہ تو شرم و حیا کا کام نہین　　پردہ داری کا اہتمام نہین
سوء تعلیم سے ہوا یہ حال　　شوہرونسے سدا ہی جنگ و جدال
بدمزاجی ہے بدزبانی ہے　　اک مصیبت مین زندگانی ہے
دونون جانب سے ہے فساد بپا　　گفتگو ہے زبانپہ نازیبا
ہوگئی تلخ لذت آرام　　ہردم آزردگی سے ہین بدنام
نوکری پر میان کو ہے جانا　　نہین ملتا ہے وقت پر کھانا
کبھی یہ خوش ہے وہ دل افسردہ　　نارضامند یہ وہ آزردہ
عمدہ زیور کی یہان ہے فرمایش　　وہان کب اسراف سی ہی گنجایش
ایک پیسہ میان کے پاس نہین　　اس سے زیور نہین لباس نہین
گھرمین آرام کا نہین سامان　　رنج و غم کا ہے سامنا ہر آن
نکتۂ رشتہ ہے کون سمجھاسے　　بیچ مین جاہلون کے کون آتے
بیوی بدخو میان ہین خبطی مین　　راحت اسکو کبھی نہ اسکو چین

سوء تعلیم اولاد

ہوگئی ترک راہ و رسم قدیم　　کیا برا ہے طریقۂ تعلیم
جب نہ دیکھی رہ صلاح و رشاد　　بدرویہ نہ کیون ہو پھر اولاد
اب کہان دین کی وہ دلسوزی　　اٹھ گئی ہے عقائد آموزی
ابتدا ہوگئی جب انکی خراب　　پھر خطا مین کہان امید صواب

خوب ہو خرچ جسقدر ہو ہوا
قرض بھی ہو تو کچھ نہین پروا

قرض خواہون کا جب ہجوم ہوا
بد مزاج اُنسے نفس شوم ہوا

پھر تو ہوتی ہین بکیان نیلام
گھوڑے بکتے ہین یہ ہوا انجام

کیا سعید و رشید ہے اولاد
ہے عدالتمین باپ پر فریاد

صاحبزادہ خوب ہوتا ہے
ارتکاب ذنوب ہوتا ہے

آپ راحت مین مسرف آوارہ
باپ تکلیف مین سب بیچارہ

مان بہن باپ بھائی سے ہو روک
دیکھ مان راہ راستی سو نزدیک

ہاتھ اٹھاتے نہ خیر خواہی سے
فقر بہتر ہے بادشاہی سے

ترغیب تعلیم اولاد

نعمت کردگار ہے اولاد
سب کو لازم ہے شکر رب عباد

ہو بہ وضع و لباس مین تغیر
ہر دم اصلاح کی رہے تدبیر

صحبت بد سے احتراز رہے
ضابطہ روزہ و نماز رہے

ہو نہ غفلت نگاہبانی سے
متمتع ہو زندگانی سے

خوب حاصل ہو دولت تہذیب
ہو ضرورت تو چاہیے تادیب

دین و دنیا کی کامیابی ہو
ہر طرف جہل کی خرابی ہو

لکھنا پڑھنا سکھائین بچون کو
سعی تعلیم و تربیت مین ہو

سب سکھائین قواعد اسلام
خوب ہون یاد شرع کے احکام

انکو ڈالین نماز کی عادت
دل سے دین خدا کی ہو رغبت

شوق و رغبت کا جمع ہو سامان
تا ہو مضبوط پایۂ ایمان

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سب کی نظرون مین ہے ذلیل وحقیر
کون سنتا ہے التماس فقیر

ہے امور معاش مین ناکام
یہ ہے تحصیل علم کا انجام

جب ہوا اہل علوم کا یہ حال
پھر کس امید پر ہو کسب کمال

جسنے کی اختیار وضع جدید
ہے وہ ہشیار وعقلمند ورشید

مذہبین قوم سے تنفر کی
ہے دماغون مین بو تنفر کی

یہ عنایت ہے مہربانی ہے
واہ کیا خوب قدردانی ہے

مذمت تغیر وضع ولباس

تشبہ بغیر قوم نہ ہو
متلبس بلبس قوم نہ ہو

ہین جہان کے تمام دانشمند
اپنی وضع ولباس کے پابند

کوکنی پارسی و بنگالی
چینی و تبتی و نیپالی

پھر ہم اپنا لباس کیون چھوڑین
کسلیے پھر ہم اس سے منھ موڑین

کیا اسی مین ہے حصر عقل وکمال
کیا اسی پر ہے جاہ و دولت ومال

چاہیے اسمین کچھ تامل وغور
عقل ہر اور شئے لباس ہر اور

کیون کرے کوئی اسکا استعمال
جس سے ہو کچھ ضلالت واضلال

ہے عقیدہ وہین اب یہ ظلمت نور
جیسے زنگی کا نام ہو کافور

نفس کا تزکیہ ہوا ور تہذیب
چاہیے اس خبیث کی تادیب

دین و دنیا کی ہے اسی مین فلاح
ہے معاش ومعاد کی اصلاح

حکم کرتی ہے اسپہ عقل سلیم
ہے برا اتباع نفس لئیم

چاہیے مستحق مدحت ہو
نہ کہ مستوجب مذمت ہو

کام جو ہو وہ عاقلانہ ہو — جسکا مداح اک زمانہ ہو
انگریزی پڑھ سے نہال ہوے — پایا عہدہ تو ذی کمال ہوے
عیب کیا خوب ہے زبان دانی — پر جو باقی رہے مسلمانی
سست مذہب کا اعتقاد نہ ہو — صاف نیت رہے فساد نہ ہو
رہین پابند فرض صوم و صلوٰۃ — حج کو جائین کرین ادائے زکوٰۃ
پیروی ہو نہ کچھ نصارا کی — ترک ہون صحبتین سُکارا کی
سب سے ملنا ہو اختلاط رہے — ہو ملاقات ارتباط رہے
بذل اخلاق ہو مروت ہو — مذہب دین حق کو قوت ہو
فرض ہے یہ ہر اک مسلمان پر — کہ عمل ہو حدیث و قرآن پر
ہو رہا ہے یہان کا استحکام — آخرت کا بھی چاہیے کچھ کام
یہان ہر اک ذی حیات فانی ہے — چار دن کی یہ زندگانی ہے
آخر کار سب کو مرنا ہے — دہر سے ایکدن گزرنا ہے
آہ تنہائی اور وہ بار گناہ — وحشت قبر وہ معاذ اللہ
وہ اندھیرا وہ طول برزخ کا — سامنا وہ عذاب دوزخ کا
راہ پُر خوف اور وہ اہوال — ساتھ کوئی نہین بجز اعمال
خیر کر مرگ و قبر یاد رہے — تا خداے کریم شاد رہے
حیف ہے بندہ بندگی نکرے — اپنے مالک سکے قہر سے نہ ڈرے
ان وقت الرحیل فانتبہوا — ایہا النائمون انتبہوا

دربیان وعظ غیر متعظ

زیب تن کرکے غیر کی وردی　　آپ کے ہو دینی ہمدردی
غیر جائز سے احتراز نہو　　عمر بھر روزہ و نماز نہ ہو
کون سنتا ہے وعظ ایسون کی　　یہ نصیحت سنے جارپیون کی
واعظ غیر متعظ کا قول　　سنتے ہین سب تو پڑھتے ہین لاحول
ایسے ارشاد سے ہو کیا حاصل　　بجز اسکے کہ خوش ہو اپنا دل
نکرے قوم کے دلونپہ اثر　　بلکہ ہو ایک مضحکہ گھر گھر
پہلے اس بات کو سمجھ لینا　　بعد جی چاہے جو وہ کہہ دینا
اپنے بھائی اسمین کیا ہو سخن　　انما المومنون اخوان
کلمہ گو سب اپنے ہین پیارے　　دلکی ٹھنڈک ہین آنکھ کے تارے
ہین مساوی یہ سب صغیر و کبیر　　انمین کوئی امیر ہو کہ فقیر
فرق کیا انمین سب برابر ہین　　امت حضرت پیغمبر ہین
خود بھی پابند شرع پاک رہے　　غضب حق سے خوفناک رہے
یہ شرائط اگر ہون جمع تمام　　تب اثر ہوگا وعظ و پند کا تمام
بعض نے کی اطاعت شہوات　　ہوگئے منکر ضروریات
دین اسلام مین فساد کیا　　فاسد اورون کا اعتقاد کیا
فرض تھا حج اسی زمانہ مین　　کچھ نہین نفع مکہ جانے مین
سود لینے مین راست بازی ہو　　نفع جائز ہے کارسازی ہے
کیون طبیعت کو کیجیے مجبور　　روزہ رکھنا بھی کچھ نہین ہے ضرور
واہ کیا دین کی اشاعت کی　　خوب اصلاح کی شریعت کی

خاک اب رہگئی مسلمانی — سر سے اونچا تو ہوگیا پانی

ترغیب پابندی نماز

دیکھو ہمت کو اب نہ تم ہارو — کیا ہے وقت نماز مین یارو
مسجدون مین نماز کو جاؤ — حکم معبود کو بجا لاؤ
کیا فضیلت نماز رکھتی ہے — فحش و منکر سے باز رکھتی ہے
ہر مکلف پہ فرض ہے ہر آن — امتثال اوامر یزدان
ہے یہ بیشک مکمل ایمان — دین احمد کا عمدہ ارکان
آدمی اس سے چست رہتا ہے — کار دنیا درست رہتا ہے
پایہ دین ہے استوار اس سے — دین و دنیا کا ہے وقار اس سے
پاک رہتا ہے جسم اور لباس — آنے پاتی نہین نجاست پاس
اور سب کام تو ہون دلسی پسند — ہون بس اک نماز کے پابند
منضبط یون تو ہون تمام اوقات — وقت اسکا نکوئی ہو ہیہات
پھیرون مشغول واہیات رہین — محو لذات بے ثبات رہین
لغو آسان نماز مشکل ہو — لہو پر خوب رغبت دل ہو
یہ تو ہرگز پسند عقل نہین — کوئی ایسا نہین کریگا کہین
اسکا بھی کوئی وقت ٹھہرائین — زحمت ایک تھوڑی دیر فرمائین
یار و جاتا رہا ہے کیون انصاف — صاف کہتا ہون مین قصور معاف
ہے اطاعت کی جا سیہ کاری — کیا یہی ہے اطاعت باری
بھائیو کچھ خدا کا خوف کرو — اُسکے قہر و عذاب سی تو ڈرو

دین کو کرتے ہو کیون بدنام — کیا ہوئی وہ حمیت اسلام
فرض ہونے مین کچھ کلام نہین — گھٹنے وو گھٹنے کا یہ کام نہین
ہوتی جسکی وہان نماز قبول — ہوئے اعمال اُسکے سب مقبول
نعمتین صبح و شام دیتا ہے — رزق سب کو مدام دیتا ہے
اُسنے پیدا کیا دیا انعام — دین برحق ملا ہمین اسلام
حیف ہے گر نہ اُسکی طاعت ہو — کچھ نہ پابندی شریعت ہو
ہر بری شے سے احتراز رہے — سبکو پابندی نماز رہے
حق تعالی کی تم پہ رحمت ہو — برکت رزق مین ہو وسعت ہو
ہر گھڑی سب کی تاک مین ہے موت — عجلوا للصلوة قبل الفوت
عید کا دن ہے روز آدینہ — نیک اعمال کا ہے گنجینہ
خیر و خوبی کا ہو خدا سے سوال — روز جمعہ سے کچھ تو ہون اعمال
اہل اسلام کی جماعت ہو — خالق دوجہان کی طاعت ہو
مل کے اک دوسرے سے شاد رہے — خوش ہون آپسمین اتحاد رہے
نہین زنہار کسر شان اسمین — نہین خالق پر امتنان اسمین
کچھ تو ہو زاد آخرت کے لیے — عمل خیر مغفرت کے لیے
زیست ہے بندگی حق کے لیے — کیا جیے گر گناہ گار جیے
جو کریگا بھلا برا جیسا — عوض اُسکا ملیگا وہان ویسا
ہو بہر نیکیون کو باغ نعیم — فعل بد کی سزا عذاب الیم
سب سمجھتے ہین نیک و بد کو ضرور — پر کیا نفس شوم نے مجبور

دشمن بد کی دوستی ہے بُری
جو بہ عقل تو ہے ساتھ مدام
وہ تو ہر دم ہے مونس و غمخوار
عقل کی بات کیوں پسند نہیں
سعی خیرات مین ہو شام و پگاہ

گر نئے بوریا شکر نخورد بجی
اُس سے بھی لینا چاہیے کچھ کام
کیلیے اُسکو کردیا بے کار
گھر مین کیا کوئی عقلمند نہیں
اعملو خالصاً لوجہ اللہ

ترغیب پابندی روزہ

مژدہ جنت کا روزہ دارونکو
روزہ معبود کی عبادت ہے
بندگی خدا سے اکرم ہے
دنکو ممنوع کھانا پینا ہے
ہے تواضع فروتنی اِس مین
جو عمل کیجیے ثواب ہے وہ
روزہ دارونکی کیا ہی حرمت ہی
ہر نفس پہ ثواب ملتا ہے
کوئی مشغول ذکر باری ہے
اِس مہینے کا احترام کرو
روزہ بیوجہ جو نہ رکھے گا
معصیت کرکے ہوگیا مقہور
برکات اُس سے ہونگی سب مسلوب

بخشوا دینگے جو ہزارون کو
عمل خیر ہے سعادت ہے
سپرِ آتش جہنم ہے
خیر و خوبی کا یہ مہینا ہے
نفس بد سے ہے دشمنی اسمین
جو دعا کیجیے مستجاب ہے وہ
سب پہ ہر دم نزولِ رحمت ہے
اجر بے حساب ملتا ہے
کوئی قرآنِ حق کا قاری ہے
روزہ رکھنے کا التزام کرو
وہ عذاب الیم چکھے گا
رحمت حق رہیگی اُس سے دور
پھر امید بہشت ہو کیا خوب

کرکے کفرانِ نعمتِ وہاب
ہوگا بیشک وہ مستحقِ عذاب

ہے غضبناک اُسپہ ایزدِ پاک
پس بُری حال سے وہ ہوگا ہلاک

چار دن جی کے یہ غرور ہوا
تابعِ نفسِ ناشکور ہوا

سعی راہِ خدا مین ہو دنرات
فاتقوا اللہ وافعلوا الخیرات

ترغیب ادای زکوٰۃ

حق فقیرون کا مالدارو دو
مال خمس و زکوٰۃ یارو دو

چاہیے امرِ خیر مین تعجیل
ہو وآتوا الزکوٰۃ کی تعمیل

فرض ہے امتثالِ امرِ خدا
دو خوشی سے زکوٰۃِ مال سدا

مال دنیا ہو گر برابرِ کوہ
ہے پس از مرگ حسرت و اندوہ

جو رہا کچھ نہ کام آئے گا
جو دیا یہان وہان وہ پائے گا

اغنیا پر ہے حق فقیرون کا
ہو کے محتاج گوشہ گیرون کا

کیا پریشان ہین مفلس و نادار
فاقہ کش بے بضاعت و بیکار

گر ملے انکو حق خمس و زکوٰۃ
کچھ تو افلاس سے یہ پائین نجات

کیا ملا حبس کرکے حق الناس
بجز اسکے کہ عام ہو افلاس

اہل اسلام سب ضعیف ہوئے
مبتلا سے بلا شریف ہوئے

یون تو لاکھون کا خرچ ہے دنرات
چار پیسے کی پر نہین خیرات

اب بھی سمجھین اگر غنیمت ہے
بعض کی اب بھی خوب ہمت ہے

اس زمانہ مین کیا قساوت ہے
نے محبت ہے نے مروت ہے

ایک کھاتا ہے پیٹ بھرتا ہے
دوسرا پاس بھوکا مرتا ہے

اسکو اُسکی ذرا نہین پروا | درد کیا اثر نہین اصلا
کیسے دل سخت ہوگئے یارب | رحم فرما کہ وقت رحم ہے اب
دولتِ معرفت عنایت کر | سبکو توفیق دے ہدایت کر
فائدے یون تو اسمین ہین اکثر | ہے مگر مصلحت یہ واضح تر
کہ محبت بڑہے مروت ہو | ایک کو دوسرے سے قوت ہو
غیر کا حق نہ رکھو اپنے پاس | فاتقوا اللہ فی حقوق الناس

ترغیب بجا آوری مناسک حج

قافلہ حاجیون کا جاتا ہے | دیکھین ہمراہ کون آتا ہے
جو کہ ہے مستطیع و صاحب جاہ | فرض ہے اُسپہ حج بیت اللہ
ہر تونگر کو چاہیے جاتے | حج کے احکام سب بجالاتے
سب مناسک خلوص سے ہون تمام | عرفات و منا و رکن و مقام
بعدِ احرام ہو نہ لاف وگزاف | خوب ہو احتیاط سعی و طواف
وہ سروپا برہنہ خلق تمام | اور پہنے وہ جامۂ احرام
ہر طرف تلبیہ کی وہ آواز | وہ عمارات کو وہ پاسے حجاز
وہ دعا حاجیون کی وہ لبیک | اِنّنا قائمون بین یدیک
سبکی وہ ایک وضع ایک لباس | کرتی ہے استوار دین کا اساس
ایک صورت مین پادشاہ و گدا | ایک تکلیف سب کی ایک صدا
ہین ہر ایک ملک سے یہ حاجی سب | ہند و ایران و ترک و روم و عرب
کچھ نہین دور یہانسے بیت اللہ | پندرہ بیس روز کی ہے راہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دوستی مین رہے ثبات وقرار
رہے مقصود عام دلداری
ہو ادا حق صاحب آزار
ہو مقابر مین گاہ گاہ گزر
ہو فقیر وضعیف ومسکین پہ
رو مین ہر وقت آدمی کی رفیق
دشمن اسکا ہے نفس امارہ
ہو مدارات ہرکس وناکس
سینہ کینہ بغض حسد سے پاک رہے
تنگدستی ہو یا فراغت بال
فرق آسے نہ آدمیت مین
ایک مدت ہو شوق کسب کمال
مشق ہو رغبت طبیعت ہو
عقل کے حکم سے نہ ہون باہر
قول جو ہو تو ہو وہ سنجیدہ
طمع مال مین نہ عقل ہو گم
ہو سلوک طریق صدق وسداد
ہو سخاوت کی گرم بازاری
ترک ہر اک سیاہ کاری ہو

فیض پاتے رہین مصاحب وجار
ہو ہر ایک غمزدہ کی غمخواری
مستحب ہے عیادت بیمار
یاد آتی ہے اس سے موت اکثر
شفقت والفت وکرم کی نظر
ایک دشمن ہے ایک یار شفیق
عقل ہے دوست جہان آرا
کوئی آزردہ ہو نہ ایک نفس
دل محبت مین دردناک رہے
رہے ہر ایک حال مین خوشحال
جدوکد ہو خلوص نیت مین
تب ہے امید فوز وکمال
بے تکلف ہر ایک خصلت ہو
لمس وذوق لسان وسمع وبصر
فعل جو ہو وہ ہو پسندیدہ
ہو ادا ے امانت مردم
جمع ہو دولت صلاح ورشاد
جنس خوبی کی ہو خریداری
فکر وتدبیر رستگاری ہو

لبہ ہو منتقش رہے یہ یاد
رہے منظور دل رضاے الٰہ
ار دنیا مین انہماک نہ ہو
غفلت سالکان راہ خدا
برم غیبت سے احتراز رہے
ست بہ وار ہو خیانت سے
ہو زبان بند عیب جوئی سے
رہے غیظ وغضب کی بیخ کنی
زندگانی کا اعتبار نہ ہو
کافر انعمتِ الٰہ نہ ہو
نخوت و سرکشی و کبر و غرور
غم مین دل کو نہ بیقراری ہو
ال دنیا پہ اعتماد نہ ہو
رہے بروتِ دراز بدصورت
فت و رنج مین رہے خوشحال
ہو اگرچہ ہجوم مکروہات
ہو عمل مین رضای حق مقصود
نہ زیادہ مزاج ہو زنہار
ہو نہ ہرگز معاشرت مین فساد

حرص سے ہر گناہ کی بنیاد
نہ خیانت کی ہو کسی پہ نگاہ
بدسگالی کوئی خشمناک نہ ہو
رہے سدا الکظم غیظ و عفو خطا
سرقہ و افترا سے باز رہے
شر سے بہتان سے اہانت سے
حرف گیری سے زشت گوئی سے
دل شکستون کی ہو نہ دل شکنی
نشۂ مال [illegible] نہ ہو
طول امید و حبِ جاہ نہو
رہے ہر دم دل و دماغ سے دور
ہر مصیبت مین بردباری ہو
غیر سے بھی کبھی عناد نہ ہو
حلق لحیہ گناہ بے لذت
ڈگنے پائے نہ پائے استقلال
پہ نہ چھوٹے عنان صبر و ثبات
نہ رہے سمعہ و ریا کا وجود
اس سے جاتا ہے آدمی کا وقار
اس مین ہے خوبی معاش و معاد

نفس خود بین کو ہو نہ استکبار	ہو کسی کا کبھی نہ استحقار
سرکشی سے زمین پہ نہ چلے	بے محابا اُٹھا کے سر نہ چلے
سعی اعمال مین قصور نہ ہو	اعتقادات مین فتور نہ ہو
خصلت نیک دوست ہی ہر آن	عادت بد ہے دشمن انسان
صبر و شکر و رضا کی عادت ہو	تا عمل مثمر سعادت ہو

تمام شد



کتبہ سید علی رضا غفر اللہ ذنوبہ